41849 ـ حج كے ليے گيا ليكن حج كرنے سے قبل ہى فوت ہو گيا تو كيا اسے حاجى شمار كيا جائے گا ؟

سوال

ايك شخص نے حج كى نيت كى اور جب وہ حج كے ليے گيا تو اسے موت نے آ ليا، اور اس كے پاس جو كچھ تھا اس نے حج كرنے كے ليے فروخت كر ديا ايسے شخص كا حكم كيا ہے ؟ كيا اسے حاجى شمار كيا جائے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى شخص حج كرنے كا عزم كر لے اور پھر اسے موت آ جائے تو يا تو وہ احرام سے قبل فوت ہوا يا پھر احرام كے بعد.

اگر اسے احرام سے قبل ہى موت آ گئى تو اللہ تعالى اسے اس كى نيت كے مطابق اجروثواب سے نوازے گا، ليكن اس كى جانب سے فرضى حج كرنا واجب ہو گا.

اور اگر اسے احرام باندھنے كے بعد موت آئى ہو تو اسے حج كا اجرو ثواب حاصل ہو گا، بلكہ وہ روز قيامت تلبيہ كہتا ہوا اٹھے گا، تو اس بنا پر اس كى جانب سے حج نہيں كيا جائے گا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے ايسے شخص كے متعلق دريافت كيا گيا جس نے حج كے ليے مال جمع كيا ليكن حج كرنے سے قبل ہى اسے موت آ گئى ايسے شخص كا حكم كيا ہے ؟

تو شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" يہ شخص جس نے حج كرنے كا عزم كيا اور اپنے پاس جو كچھ تھا اسے حج كرنے كے ليے فروخت كر ديا ليكن حج كرنے سے قبل ہى اسے موت آ گئى تو ہم اللہ تعالى سے اميد ركھتے ہيں كہ اس كے ليے حج كا اجروثواب لكھا جائے گا، كيونكہ اس نے عمل صالح كى نيت كى تھى، اور اس كے ليے اپنى استطاعت كے مطابق اسباب بھى پورے كيے.

اور جو شخص كسى عمل كى نيت كر كے حسب استطاعت اس كے اسباب بھى پورے كرتا ہے تو اس كے ليے اس كا اجروثواب لكھ ديا جاتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو کوئی اللہ تعالی کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں بہت جگہ اور وسعت پائے گا، اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر ا سے موت آ جائے تو اللہ پر اس کا اجر واقع ہو گیا النساء (100).

اور اگر اس شخص نے حج کرنے کے لیے اپنا مال فروخت کر دیا تا کہ فرضی حج ادا کر سکے تو اس کی موت کے بعد اس کی جانب سے اس رقم کے ساتھ حج کیا جائے گا جو اس نے تیار کی تھی، یا تو اس کے ولیوں میں کوئی شخص حج کرے یا پھر کوئی اور شخص، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ:

" ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی تو وہ حج کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئی تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جی ہاں"

اور یہ واقع حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (21 / 232).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ایك شخص اپنے ملك سے حج کرنے کے لیے آیا اور راستے میں ہوائی جہاز تباہ ہو گیا تو کیا یہ شخص حاجی شمار ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

حج کے لیے جانے والا شخص اگر نکلنے سے قبل فوت ہو جائے تو وہ حاجی نہیں، لیکن اللہ تعالی اس کو اس عمل پر اجروثواب سے نوازے گا، لیکن اگر اس نے احرام باندھ لیا تو پھر وہ حاجی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں وقوف کی حالت میں اونٹنی سے گر کر ہلاك ہونے والے شخص کے متعلق فرمایا تھا:

" اسے پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو، اور اسے انہیں دو کپڑوں میں دفن کردو، اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، کیونکہ یہ روز قیامت تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی جانب سے حج قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا، جو کہ اس کی دلیل ہے کہ وہ حاجی تھا" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (21 / 252).

واللہ اعلم .